باسمہ تعالیٰ

ایک چراغ اور بجھا اور ہوا اندھیرا

حضرت مولانا محمد حسن بوڈھانویؒ فاضل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل رحلت فرما گئے.....

إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون. مولانا محمد حسن بوڈھانویؒ ضلع سورت کے مشہور گاؤں بوڈھان کے باشندہ تھے، ان کی ولادت ۱۹۳۰ء میں ہوئی، ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب اور اسکول میں حاصل کی، مولانا کے والد بہت دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، مولانا کی عمر ۱۲/ سال تھی اور والدِ محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا، ان کے والد مکرم اپنے دوستوں سے کہتے رہتے تھے کہ میرے بیٹے کو عالم بنانا ہے، والد صاحب تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے تو ان کو بھی بیدار کر دیتے تھے اور یہ حفظ یاد کرتے تھے، قرآن مجید مولانا حافظ موسیٰ امیجیؒ کے پاس حفظ مکمل کر کے مزید تعلیم کے لئے گجرات کی مشہور درسگاہ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل میں ۱۹۴۳ء میں داخل ہوئے۔ جامعہ ڈابھیل میں مولانا کے اساتذہ میں مولانا ابراہیم گودھرویؒ، مولانا فضل الرحمٰن دیوبندی، نیز مفتی اسماعیل بسم اللہ رحمۃ اللہ کے نام شامل ہیں۔

مولانا محمد حسنؒ ابتداء سے دورۂ حدیث تک ایک محنتی، پابندِ شریعت اور اساتذہ کے منظورِ نظر رہے، اللہ تعالیٰ نے مولانا کو بہترین ذہانت اور حافظہ عطا فرمایا تھا، اور شروع سے تقویٰ وطہارت کے ساتھ مدرسہ میں مقبول طالب علموں میں شمار ہوتے تھے۔

راقم حروف کا جب مشکوٰۃ شریف کا سال تھا اس وقت مولانا دورۂ حدیث میں تھے، اور جامعہ کے دارالاقامہ میں کمرہ ﴿۴۲﴾ میں ہمارا ایک ساتھ قیام تھا، مولانا ہمیشہ

خوش مزاج اور رفقاء کے ساتھ محبت کے ساتھ رہتے تے۔ جامعہ میں اس وقت طلبہ کو مطبخ سے کھانا تقسیم ہوتا تھا ہر کمرہ کے طلبہ باری باری کھانا لاکر ساتھ کھاتے تھے، اور برتن بھی باری باری صاف کرتے تھے، مولانا باوجود اعلیٰ صلاحیت کے کمرے کی صفائی اور برتن کی دھونے میں کبھی عار نہیں محسوس کرتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالجبار اعظمیؒ اور مولانا عبدالرؤف پیشاوریؒ کے پاس بخاری شریف کا سبق ہوتا تھا، دونوں اساتذہ مولانا پر خاص توجہ فرماتے تھے۔ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب اعظمیؒ ہر شب جمعہ سورت اور بھروچ ضلع کے مختلف مقامات پر وعظ کے لئے تشریف لے جاتے تھے، مولانا کے وعظ بہت مقبول تھے، اس لئے اچھا خاصا مجمع ہوجاتا تھے، حضرت مولانا رحمۃ اللہ ازراہِ کرم مولانا حسن صاحب اور اس ناچیز کو سفر میں ساتھ لے جاتے تھے، اور ہماری تربیت کے لئے مولانا رحمۃ اللہ کے وعظ سے پہلے تلاوت بعد ہم دونوں کو ﴿۱۵/۱۵﴾ منٹ تقریر کرنے کا حکم فرماتے تھے، حضرت رحمۃ اللہ کی اس عنایت کا ہم دونوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

دورۂ حدیث کے امتحان میں محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ نے مولینا حسن کا پرچہ دیکھا، تو خوش ہوکر ﴿۵۲﴾ نمبر دئے اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہے نمبرات ﴿۵۰ یا ۵۱﴾ ہوتے ہیں مگر اس طالب علم نے اتنا عمدہ لکھا ہے کہ میں نے اپنی طرف سے اسکو مزید ایک نمبر دیا ہے۔ اس سے ان کی صلاحیت اور قابلیت کا انداز ہوسکتا ہے۔

جامعہ اسلامیہ کے رکارڈ سے معلوم ہوگا کہ مولینا ہمیشہ اول نمبر آتے رہتے تھے، دورہ میں بھی اول نمبر سے کامیاب ہوئے تھے۔ مولانا کی زندگی شروع سے پاکیزہ اور مرنجاں مرنج تھی، ہمیشہ صف اول میں نماز کے عادی تھے، اور اسباق کے بے حد پابند

تھے، مولینا خوش خط تھے،اس لئے ان کی درس کی کاپیاں بھی بہت اچھی ہوتی تھیں۔ڈابھیل سے فراغت کے بعد مولانا دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ ،مولانا ابرہیم بلیاویؒ ،مولانا اعجاز علی امروہیؒ ،قاری حفظ الرحمٰنؒ جیسے مشہور اساتذہ سے علم حاصل کیا۔حضرت مدنیؒ نے اپنی خصوصی سند بھی عنایت فرمائی۔دیوبند کے قیام کے زمانے میں سہارنپور جاکر شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کے اسباق میں بھی حاضری دی ۔فراغت کے بعد تدریسی سلسلہ شروع ہوا۔پہلے کہاں مدرس رہے اسکی مجھے خبر نہیں مگر بعد میں کوسمبا میں مکتب میں سالہا سال پڑھاتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا جب بھی گجرات کا دورہ ہوتا تھا ،اسکا پورا انظام کوسمبا کے ابراہیم پٹیل صاحب فرماتے تھے،اسلئے حضرتؒ کا پہلا قیام کوسمبا میں ہوتا تھا۔

مولانا محمد حسن صاحب کو حضرت مدنیؒ سے صرف محبت نہیں عشق تھا،اسلئے ہر سفر میں حضرت کے ساتھ رہتے تھے،حضرت سے بیعت بھی ہوگئے اور اوراد وظائف کے پابند تھے،حضرتؒ کے وصال کے بعد حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ سے تعلق قائم کیا،اور خلافت سے سرفراز ہوئے ،جس کے وہ مستحق تھے۔ہم انکو مادرزاد ولی کہتے تھے۔چوں کہ ناچیز انکے ساتھ ایک کمرے میں رہتا تھا،اور سفر میں بھی ساتھ ہوتا تھا اسلئے انکے اخلاق کریمہ سے بخوبی واقفیت تھی۔نیز ناچیز کو انکی علمی استعداد اور قابلیت کا بھی علم تھا،اس وجہ بارہا کوشش کی کہ انکو دارالعلوم فلاح دارین میں لاکر عربی کتب کے اسباق سپرد کروں،مگر وہ ہر وقت ایک ہی جواب دیتے تھے،مجھے استخارہ کا موقع دیجئے پھر میں جواب دوں گا۔بے تکلفی کی وجہ سے عرض کرتا تھا کہ مجھے معلوم ہے تمہارے استخارہ میں جناب ابراہیم پٹیل

صاحب ہی سامنے آئیں گے۔اور وہ ہنس کر خاموش ہو جاتے تھے۔مولانا ڈابھیل جامعہ میں بھی تدریس کے لئے بلائے گئے تھے۔

حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کے پورے خاندان سے بے حد محبت رکھتے تھے،اور انکی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے حضرت مدنیؒ کی وفات ۱۹۵۷ء کے بعد مولانا برطانیہ تشریف لے گئے اور ولسال (WALSALL) میں دینی تعلیم اور وعظ وارشاد کی خدمت انجام دیتے رہے۔

حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ کے دورۂ برطانیہ میں ہمیشہ ساتھ رہتے تھے،اور پورا نظام مرتب کر کے پروگرام چلاتے تھے ۱۹۷۴ء میں سب سے پہلے مولانا اسعد مدنیؒ کا دورہ ہوا،مولاناؒ کے بعد حضرت مولانا سید ارشد مدنی کے ساتھ بھی یہی معاملہ جاری رکھے رہے۔

ناچیز کا جب بھی برطانیہ کا سفر ہوتا تھا،ولسال (WALSALL) میں بھائی سعید کلنگ کے گھر ٹھہرنا ہوتا تھا سعید بھائی از راہ محبت میرے دوست قاری محمد عثمان سورتی، مولانا محمد حسن صاحب،مولانا غلام محمد صاحب بارڈولی،مولانا عبدالاول وغیرہ احباب کو ناشتہ پر بلا لیتے تھے اور خوب بے تکلف مجلس رہتی تھی۔

پھر مولانا کی بیماری کی شدت کی وجہ سے ہم خود انکے دولت کدہ پر حاضر ہوتے تھے ۔اور ان سے دعا کی درخواست کرتے تھے۔بہر حال!وقت موعود آ گیا اور مؤرخہ ۱۰/ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۹/ دسمبر ۲۰۱۷ء کو اپنی جان سپرد فرمادی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔بندہ نے انکے صاحب زادے کو تعزیت کیلئے فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک ہفتہ قبل انہوں نے حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کو خواب میں دیکھا حضرت نے فرمایا تم بہت

جلد میرے پاس پہونچ جاؤ گے۔

مولانا نے عشاء کی نماز پڑھی ہاتھ میں تسبیح تھی، ورد کرتے کرتے آنکھیں بند کرلیں اور اس دار فانی کو خیر باد کہہ دیا۔ **اللھم اغفرلہ وارحمہ واکرم نزلہ وادخلہ فی جنتک جنات النعیم برحمتک وفضلک۔**

ابھی چند روز پہلے ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کی وفات سے صدمہ پہونچا تھا اور یہ اندوہناک خبر آئی۔ متنبّی نے کہا ہے۔

وقد فارق الناس الاحبۃ قبلنا ☆ واعیا دواء الموت کل طبیب

سبقنا الی الدنیافلوعاش اھلھا ☆ منعنا بھا من جیئۃ وذھوب

جمعہ کی نماز کے بعد برطانیہ کے مختلف شہروں سے سینکڑوں علماء اور اہل تعلق نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حضرت قطب الاقطاب شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کے خلیفہ اور دارالعلوم بری کے شیخ الحدیث وبانی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا زید مجدہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہت سے لوگ شرکت سے محروم رہے۔ برطانیہ میں اتنی بڑی تعداد کی شرکتِ جنازہ مولانا رحمۃ اللہ کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے۔

اللہ تعالی اس مرد صالح اور عالم باعمل کی بال بال مغفرت فرماوے اور جملہ پسماندگاں اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرماوے، اور ہم سب کا خاتمہ اپنے اپنے وقت پر ایمان پر فرماوے۔ آمین

از:--عبداللہ غفرلہ

۱۱/ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق

۳۰/ دسمبر ۲۰۱۷ء بروز سنیچر